باسمہ تعالیٰ

کیافرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ گاؤں وغیرہ میں ایک فصل اگائی جاتی ہے جسکو شفتل کہتے ہیں، جو جانوروں کے لئے بطور چارہ استعمال ہوتی ہے۔اسکو کاٹنے کے بعد وہ دوبارہ اگتی ہے تقریباً وہ سات دفعہ اسطرح اگتی ہے ،اور اسکو سات پور کہتے ہیں۔اور عرف میں پہلی فصل کی بیع کے ساتھ ہی ساتوں پور کی بیع کردی جاتی ہے۔

کیا یہ بیع المعدوم کے تحت نہیں آئے گا؟

المستفتی: مولانا شوکت اللہ جنڈولہ

نمبر: 0304/8282807

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ شفتل کی پہلے پور کے علاوہ باقی پوروں کی بیع معدوم کی بیع نہیں ہے۔ بلکہ یہ فصل کا مالک بننے کے بعد مشتری کی ملک میں ہونے والی بڑھوتری ہے۔تاہم شفتل کی بیع میں زمین بھی ایک مخصوص عرصے تک مشتری کے زیر تصرف رہتی ہے اور یہ بات عرفاً طے ہوتی ہے کہ مشتری اتنی مدت تک اس زمین سے فائدہ اٹھاتا رہے گا اس لئے زمین سے فائدہ اٹھانا اجارہ یا عاریت ہے اور اجارہ یا عاریت بیع میں ضمناً جمع ہوئے ہیں جس سے عاقدین کے مابین کسی قسم کا اختلاف اور جھگڑا نہیں ہوتا اس لئے عرف کی وجہ سے یہ معاملہ جائز ہوگا۔

شامی: کتاب البیوع، مطلب في بيع أصل الفصفصة (237/7) (رشیدیه)

مطلب في بيع أصل الفصفصة قلت: بقي شيء لم أر من نبه عليه، وهو ما يكون أصله تحت الأرض ويبقى سنين متعددة مثل الفصفصة تزرع في أرض الوقف وتكون كالكردار للمستأجر في زماننا فإذا باع ذلك الأصل وعلم وجوده في الأرض صح بيعه لكنه لا يرى ولا يقصد قلعه، لأنه أعد للبقاء۔ فقط: واللہ اعلم بالصواب

ھکذا فی الفقہ البیوع، ۱/۹۹م

محمد اسماعیل نکی مروت

دار الافتاء جامعہ عمر بن خطاب لاہور

الجواب صحیح

۱/۳/۲۰۱۸

۱۲/۶/۱۴۳۹

الجواب صحیح

۱۴/۶/۱۴۳۹ھ

۱/۳/۲۰۱۸

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۱۴/۶/۱۴۳۹

۲/۳/۲۰۱۸

الجواب صحیح

بندہ ابو جعفر محمد مغیرہ

دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۸/۶/۱۴۳۹ھ

فتوی نمبر ۱۲۸۸

(مہر: الجامعۃ الاشرفیۃ دار الافتاء فیروزپور روڈ لاہور پاکستان)

(مہر: دار الافتاء جامعہ عمر بن خطاب)

Scanned by CamScanner